بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۲ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ، ۱۰ احسان ۱۳۵۶ہش ، ۱۰ جون ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۲۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ احسان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کو لازم ہے کہ اعتقاد صحیح رکھے اور اعمالِ صالحہ بجا لائے

اس کی ہمّت اور سعی اللہ تعالیٰ کی رضا اور وفاداری میں صرف ہونی چاہیئے

"اِس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ رؤیا اور الہام پر مدارِ صلاحیت نہیں رکھنا چاہیئے ۔ بہت سے آدمی دیکھے گئے کہ ان کو رؤیا اور الہام ہوتے رہے لیکن انجام اچھا نہیں ہوا جو اعمالِ صالحہ کی صلاحیت پر موقوف ہے ۔ اِس تنگ دروازہ سے جو صدق و صفا کا دروازہ ہے گزرنا آسان نہیں ۔ ہم کبھی اِن باتوں پر فخر نہیں کر سکتے کہ رؤیا اور الہام ہونے لگے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہیں اور مجاہدات سے دستکش ہو رہیں ۔ اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا وہ تو فرماتا ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۔ اِس لئے ضرورت اِس امر کی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرے اور وہ کام کر کے دکھلاوے جو کسی نے نہ کیا ہو ۔ اگر اللہ تعالیٰ صبح سے شام تک مکالمہ کرے تو یہ فخر کی بات نہیں ہوگی کیونکہ یہ تو اس کی عطا ہوگی ۔ دھیان یہ ہوگا کہ خود ہم نے اس کے لئے کیا کیا ۔

بلعم کتنا بڑا آدمی تھا مستجاب الدّعوات تھا ۔ اس کو بھی الہام ہوتا تھا لیکن انجام کیسا خراب ہوا اور اللہ تعالیٰ اسے کتّے کی مثال دیتا ہے اِس لئے انجام کے نیک ہونے کے لئے مجاہدہ اور دعا کرنی چاہیئے اور ہر وقت لرزاں اور ترساں رہنا چاہیئے ۔ مومن کو اعتقاد صحیح رکھنا اور اعمالِ صالحہ کرنے چاہئیں اور اس کی ہمّت اور سعی اللہ تعالیٰ کی رضا اور وفاداری میں صرف ہونی چاہیئے ۔

مومن کی صحیح رؤیا کی تعبیر یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچّا تعلق ہو اس کے اوامر و نواہی اور وصایا میں پورا اُترے اور ہر مصیبت و ابتلاء میں صادق اور مخلص ثابت ہو ۔ یاد رکھو ابتلاء بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک ابتلاء شریعت کے اوامر و نواہی کا ہوتا ہے دوسرا ابتلاء قضا و قدر کا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا :-

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ ۔ الآیہ

(البدر ۶ مئی ۱۹۰۴ء)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ کچھ عرصہ کے لئے رخصت پر بیرونِ ربوہ تشریف لے گئے ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سفر و حضر میں خیر و عافیت سے رکھے ۔ آمین

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

تعزیت کے خطوط بھجوانے والے احباب کیلئے
ضروری اطلاع

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر دوستوں کی طرف سے کثرت سے تعزیت اور ہمدردی کے تار اور خطوط حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پہنچے ۔ اللہ تعالیٰ احباب کو جزائے خیر دے اور ان کے اخلاص میں برکت دے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ان تاروں اور خطوط کے جواب فرداً فرداً دوستوں کو بھجوائے جا رہے ہیں ۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

دینیات کے امتحان کی تاریخوں میں تبدیلی

۷ جون کے الفضل میں دینیات کے سالانہ امتحانات کی تاریخیں شائع ہوئی ہیں ۔ چونکہ یہ دن تعطیلات کے ہوں گے اِس لئے اب تاریخیں مندرجہ ذیل ہوں گی :-

۲۲ جولائی بروز جمعہ ۔ پہلا پرچہ قرآنِ مجید کا ۔
۲۹ جولائی بروز جمعہ ۔ دوسرا اور تیسرا پرچہ

الف ۔ اے ہر دو سال اور بی ۔ اے ہر دو سال میں پڑھنے والی طالبات سب کا امتحان ایک ہی وقت لجنہ اماء اللہ کے ہال میں صبح سات بجے شروع ہوگا ۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰؍ احسان ۱۳۵۶ ہش
۱۰؍ جون ۱۹۷۷ء

دنیا میں گناہوں کے سیلاب کا اصل اور بنیادی سبب

یہ امر ہر ایک کے نزدیک مسلّم ہے کہ فی زمانہ دنیا میں گناہوں کا ایک سیلاب آیا ہوا ہے۔ مغربی ممالک میں ایک سراسر مادی تہذیب کے زیر اثر گناہوں کا پنپنا اور پھیلتے چلے جانا تو اس لحاظ سے قابل فہم ہے کہ وہاں کے لوگوں نے سرے سے مذہب کو ہی خیر باد کہہ دیا ہے اس لئے حلال و حرام نیز نیکی اور گناہ کی تمیز ان کی نگاہوں میں اٹھ چکی ہے اور وہ سراسر اباحتی زندگی بسر کرنے کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ وہ گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتے اسی لئے دن بدن گناہوں میں ملوث ہوتے چلے جا رہے ہیں بلکہ مکروہ افعال ان کے ہاں فیشن میں داخل ہو چکے ہیں اسی لئے ان کا بے محابہ ارتکاب تہذیب کی علامت سمجھا جاتا ہے اور جو ان کے ارتکاب سے دامن کش ہوں انہیں وہ غیر مہذب گردانتے ہیں۔ ان کی تو دنیا ہی نرالی ہے۔ جو چیز خدا کے غضب کو بھڑکانے والی ہے وہ ان کے ہاں "کارِ ثواب" کا درجہ رکھتی ہے۔

حیرت تو اس امر پر ہے کہ وہ مشرقی اقوام جو کسی نہ کسی مذہب کے ساتھ وابستہ ہیں ان کے ہاں بھی گناہ جنگل کی آگ کی طرح پھیلتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک طرف تو وہ کسی نہ کسی شکل میں خدا کی ہستی کے قائل ہیں اور دوسری طرف ایسے افعال شنیعہ کے ارتکاب سے بھی انہیں عار نہیں ہے جنہیں دنیا کا کوئی مذہب بھی روا نہیں رکھتا بلکہ ان کے ارتکاب سے سختی کے ساتھ منع کرتا ہے اور ان کے خطرناک نتائج و عواقب سے نہایت زوردار الفاظ میں خبردار کرتا ہے۔ یہ سوال سب کے لئے ہی پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے کہ آخر ایسا کیوں ہے؟ مذہب کے ساتھ وابستگی کے دعووں کے باوجود لوگ اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار کیوں نہیں ہیں؟ قول اور فعل میں تضاد دن بدن کیوں بڑھتا جا رہا ہے؟ مذہبی احکام اور ان کی اپیل جو کسی زمانہ میں لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے کا موجب ہوا کرتی تھی اور انہیں راست رو بنانے میں جادو کا سا اثر دکھاتی تھی اب یکسر بے اثر ہو کر کیوں رہ گئی ہے؟ وہ معدودے چند لوگ جو اس گئے گزرے وقت میں بھی مذہبی اقدار کے دلدادہ ہیں اور مذہب کو ایک زندہ اور زندگی بخش حقیقت کے طور پر کارفرما دیکھنا چاہتے ہیں اس قسم کے سوالات ان کے لئے ازحد پریشانی کا موجب ہیں۔ جو کچھ ان کے ارد گرد ہو رہا ہے اس پر وہ دل ہی دل میں کڑھتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی یہ سوچنے پر بھی مجبور ہو جاتے ہیں کہ کیا واقعی اب مذہب کا دور گزر چکا ہے؟

امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ازسرنو دنیا میں غالب کرنے کے لئے اس ناگفتہ بہ حالت کی اصلاح کی غرض سے مبعوث فرمایا اس صورت حال کا نہایت حقیقت افروز انداز میں تجزیہ فرما کر اس کے اصل اور بنیادی سبب کو نہایت ہی موثر انداز میں واضح فرمایا ہے۔ جس سے مذکورہ بالا تمام سوالوں کا شافی جواب ازخود سامنے آ جاتا ہے اور تمام شکوک و شبہات کے زائل ہونے سے دل اس یقین سے پُر ہو جاتا ہے کہ اصل اور بنیادی سبب کے دور ہونے پر گناہوں میں پھنسی ہوئی یہ دنیا حق و صداقت کی طرف پھر لوٹے گی اور زمین کا چپہ چپہ اپنے رب کے نور سے پھر چمک اٹھے گا۔

آپ نے واضح فرمایا کہ اہل دنیا کے مذہب کے ساتھ وابستگی کے زبانی دعوے محض کھوکھلے ہیں۔ مذہب پر عمل کئے بغیر اس قسم کے دعاوی کرنا اور مذہب کے نام پر مر مٹنے کی ڈینگیں ہانکنا ایک قسم کا فیشن بن گیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حقیقی ایمان باللہ سے یہ لوگ عاری ہیں۔ حقیقی ایمان باللہ زبان کے دعوے تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اس کی بنیاد معرفت پر ہوتی ہے۔ معرفت دل کو کامل یقین سے بھر دیتی ہے جس کے زیر اثر گناہ کا امکان کالعدم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اسی لئے حقیقی ایمان اور گناہ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ جہاں حقیقی ایمان ہوگا وہاں گناہ نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح جہاں گناہ ہو تو یہ اس بات کا ایک بیّن ثبوت ہوگا کہ وہاں حقیقی ایمان نہیں ہے۔ اسی لئے آپ نے واضح فرمایا کہ دنیا بھر میں گناہوں کی کثرت اس امر پر دال ہے کہ یہ دنیا حقیقی ایمان باللہ سے خالی ہو چکی ہے۔ زبان سے تو خدا کا اقرار کیا جاتا ہے لیکن دل اس کی معرفت اور اس کی ہستی کے یقین سے یکسر عاری ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تمام سعادت مندیوں کا مدار خدا شناسی پر ہے اور نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ خدا ہے، وہ بڑا قادر ہے۔ وہ ذُو الْعَذَابِ الشَّدِیْد ہے۔ یہی ایک نسخہ ہے جو انسان کی متمردانہ زندگی پر ایک بھسم کرنے والی بجلی گراتا ہے۔ پس جب تک انسان اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کی حدود سے نکل کر عَرَفْتُ اللّٰہَ کی منزل میں قدم نہیں رکھتا اس کا گناہوں سے بچنا محال ہے۔

یہ بات کہ ہم خدا کی معرفت اور اس کی صفات پر یقین لانے سے گناہوں سے کیونکر بچ جائیں گے ایک ایسی صداقت ہے جس کو ہم جھٹلا نہیں سکتے۔ ہمارا روزانہ کا تجربہ اس امر کی دلیل ہے کہ جس سے انسان ڈرتا ہے۔ اس کے نزدیک نہیں جاتا۔ مثلاً جبکہ یہ علم ہو کہ سانپ ڈس لیتا ہے اور اس کا ڈسا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے تو کون دانشمند ہے جو اس کے منہ میں اپنا ہاتھ دینا تو درکنار کبھی ایسے سوراخ کے نزدیک بھی جانا پسند کرے جس سے کوئی زہریلا سانپ مارا گیا ہو۔ .... پس جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر کا یقین پیدا نہ ہو کوئی اور طریق خواہ کسی کی خودکشی ہو یا قربانی کا خون، نجات نہیں دے سکتا اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کر سکتا۔ یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین انسان کو حاصل ہو کہ خدا ہے۔ اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے۔ جب تک یہ حالت پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا۔

اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے مگر گناہ ہم سے دور نہیں ہوتے۔ میں جواب میں یہی کہوں گا کہ یہ جھوٹ ہے اور نفس کا مغالطہ ہے۔ سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے۔ جہاں سچی معرفت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص [illegible])

پس دنیا میں گناہوں کے سیلاب بلاخیز کا اصل اور بنیادی سبب یہی ہے کہ مذہب کے ساتھ رسمی وابستگی تو ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر رسماً ایمان تو ہے لیکن اس کی وراء الوراء ہستی اور غیر محدود صفات اور قدرتوں کی حقیقی معرفت یکسر مفقود ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک تقویٰ شعار پاک اور مقدس جماعت قائم کرنے میں اسی لئے کامیاب رہے کہ آپ نے اپنی دعاؤں اور قوت قدسیہ کے زیر اثر لوگوں میں خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی غیر محدود صفات اور طاقتوں پر زندہ اور حقیقی ایمان پیدا کر کے دکھایا۔ اور اب خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے اس جماعت کے ذریعہ ہی کل اقوام عالم کا اس زندہ اور حقیقی ایمان سے مالا مال ہونا مقدر ہے جس کی نہایت منظم و مستحکم بنیاد قائم ہو چکی ہے اور موعودہ انقلاب رفتہ رفتہ بتدریج رونما ہوتا چلا آ رہا ہے۔

٥

ربوہ میں بجلی کی رَو بار بار بند ہو جانے کی دیرینہ شکایت

یوں تو عرصہ سے ربوہ میں بجلی کی رَو بار بار بند ہو جانے کی شکایت چلی آتی ہے لیکن گزشتہ چند دنوں سے اس میں غیر معمولی طور پر اضافہ ہو گیا ہے چنانچہ گرمی کی شدت کے ان ایام میں بار بار بجلی بند ہو جاتی ہے اور بالخصوص ایسے اوقات میں بند ہوتی ہے جبکہ اس کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً دوپہر کو آرام کے وقت میں یا نماز مغرب و عشاء کے درمیان جبکہ کھانے کا اور بچوں کی پڑھائی کا وقت ہوتا ہے۔ بجلی وقفہ وقفہ سے بار بار بند ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے سخت دقت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بجلی کے محکمہ کے ذمہ دار حکام کو اہل ربوہ کی اس دیرینہ تکلیف کا تدارک کرنا چاہیئے۔

درخواست دعا

میرے ماموں جان عبد الحمید صاحب آف گوجرانوالہ کچھ عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار شدید بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (محمد الیاس منیر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلوعِ آفتاب از مغرب

(مکرم مولوی فضل الرحمٰن صاحب بسمل - ربوہ)

مسٹر الگزینڈر وِب امریکہ میں ایک کالج کے فارغ التحصیل پادری تھے لیکن ۱۸۷۲ء میں عیسائیت سے بیزار ہو کر انہوں نے گرجا چھوڑ دیا اور ایک اعلیٰ پایہ کے اخبار "سوری ڈیلی گزٹ" کی ایڈیٹری سنبھالی اور بڑا نام پیدا کیا حتیٰ کہ حکومتِ امریکہ نے انہیں جزائر فلپائن میں سفیر بنا کر منیلا بھیج دیا۔

انہوں نے مختلف مذاہب کی کتب کا مطالعہ کیا لیکن کہیں تسلی نہ پائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ابتدائی کتاب "براہین احمدیہ" کا اشتہار انگریزی میں ترجمہ کروا کر یورپ اور امریکہ میں بھی بھیجا تھا۔ اس سے وِب صاحب کو اسلام کی تعلیم اعلیٰ ترین معلوم ہوئی اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خط وکتابت کر کے اسلام کے متعلق کافی واقفیت حاصل کی۔ حضور نے اس کا کچھ تذکرہ اپنی کتاب "شحنۂ حق" میں کیا ہے۔ الغرض وِب صاحب کو ہدایت حاصل ہوئی۔ اُن کا اسلامی نام "شیخ محمد" رکھا گیا۔

اُس زمانہ میں ایک تاجر حاجی عبداللہ صاحب عرب تھے۔ وہ عرب کے بدوؤں کے ظلم سے تنگ آ کر بمبئی آ گئے تھے۔ اُن کے دل میں خواہش تھی کہ یورپ اور امریکہ میں بھی اسلام کی اشاعت ہو۔ جناب وِب صاحب کے اسلام لانے کی خبر معلوم کر کے انہیں بہت خوشی ہوئی۔ انہوں نے وِب صاحب کے جذبۂ اشاعتِ اسلام کا حال سُنا تو انگریزی میں خط لکھوا کر اُن کے پاس روانہ کیا اور امریکہ میں تبلیغِ اسلام کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے عرب صاحب کو منیلا میں بُلا بھیجا تاکہ اس کارِ خیر کے متعلق مشورہ کیا جائے۔

حاجی عبداللہ عرب صاحب کو حضرت پیر راشد الدین صاحب العَلَم سے بہت عقیدت تھی۔ آپ نے پیر صاحب موصوف سے منیلا جانے کے متعلق مشورہ پوچھا۔ انہوں نے بعد استخارہ بتایا کہ "اس سفر میں خیر ہے"۔ لہذا ضرور جاؤ۔ چنانچہ بصرفِ زرِ کثیر حاجی عبداللہ عرب صاحب منیلا گئے۔ وہاں باہمی مشورہ فیصلہ ہوا کہ وِب صاحب ملازمت چھوڑ کر ہندوستان آئیں تاکہ مسلمانانِ ہند سے اِس عظیم کارِ خیر کے لئے چندہ جمع کیا جائے تا کام تبلیغِ اسلام کا امریکہ میں بخوبی ہو سکے۔ ہندوستان آ کر وِب صاحب نے اظہار کیا کہ "مجھ پر حضرت مرزا صاحب کا بڑا احسان ہے اُن کی وجہ سے ہی میں مشرّف باسلام ہوا ہوں اسلئے میں قادیان جا کر حضور علیہ السلام کی زیارت کروں گا"۔

اُن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سخت مخالفت ہو رہی تھی اور علماء نے آپ پر کفر کے فتوے لگا رکھے تھے، لہذا وِب صاحب کو قادیان جانے سے روکا گیا تاکہ چندہ کی فراہمی میں روک نہ پیدا ہو جائے۔ چنانچہ وِب صاحب کچھ چندہ نقد اور کافی رقم کے وعدے لیکر امریکہ چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں ایک اخبار "دی مسلم ورلڈ" نکالا لیکن مسلمانانِ ہند نے اپنے وعدے وفا نہ کئے اور کام رُک گیا۔ اس پر حاجی عبداللہ عرب صاحب بہت پریشان ہوئے۔ انہوں نے اپنے مُرشد حضرت پیر صاحب العَلَم کی طرف رجوع کیا جنہوں نے بعد استخارہ بتایا کہ "انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے روحانی تصرفات کی وجہ سے اشاعتِ اسلام ہو رہا ہے اُن سے دعا منگوا لینے سے کام ہو گا"۔ عبداللہ عرب صاحب نے بتایا کہ علماء نے تو اُن پر کفر کے فتوے لگا رکھے ہیں۔ اس پر پیر صاحب العَلَم سخت حیران ہوئے اور انہوں نے پھر استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

"مرزا غلام احمد اس زمانے
میں میرا نائب ہے جو وہ
کہے وہی کرو"۔

پیر راشد الدین صاحب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس قادیان جانا چاہتے تھے کہ اگر حضرت مرزا صاحب حکم دیں تو ہم خود تبلیغ اسلام کے لئے امریکہ جائیں گے۔ لیکن آپ کے حاشیہ نشینوں نے انہیں قادیان نہ جانے دیا البتہ اُن کا بیٹا (خلیفہ) اور عبداللہ عرب صاحب قادیان گئے۔ حضرت پیر صاحب العَلَم بھی اپنی تقریروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تعریفی الفاظ بیان فرماتے تھے۔

حاجی عبداللہ عرب صاحب سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ میں سیّد فضل صاحب ایک باکمال شخص تھے۔ اُن کے بزرگوں میں سے ایک شیخ صاحب کشف وکرامات گزرے ہیں وہ اپنے ملفوظات میں لکھ گئے ہیں کہ آخری زمانہ میں مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے تو مغربی ملکوں میں ایک بڑی قوم گورے رنگ والی حضرت مہدی علیہ السلام کی معین اور مددگار ہو گی اور وہ سب داخلِ اسلام ہو گی۔

مکرم وِب صاحب کو ہندوستان آ کر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکنے کا ساری عمر افسوس رہا۔ انہوں نے ۱۹۰۲ء میں خط کے ذریعے حضرت مسیح موعود سے بھی اس امر کا اظہار کیا۔ نیز لکھا کہ افسوس جن لوگوں سے چندہ ملنے کی امید پر وہ حضور کی خدمت میں نہ گیا ان لوگوں نے سخت بے وفائی کی ع

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم ...

انہوں نے مزید لکھا کہ اہلِ مغرب کی نظریں حضور کی طرف لگی ہوئی ہیں کیونکہ اسلام کے متن کی شرح جیسے آپ کرتے ہیں اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس امر کا اہلِ امریکہ پر اثر ہے۔ بہرحال حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بھیروی نے خط وکتابت کے ذریعے امریکہ میں تبلیغ کی۔ وِب صاحب کے تعلقات سلسلہ احمدیہ کے ساتھ خوشگوار رہے اور دھیرے دھیرے امریکہ میں سلسلہ احمدیہ کا نفوذ ہوتا گیا۔

الٰہی سلسلوں کے پھیلنے کا ایک ذریعہ اُن کی مخالفت بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے جہاں مخالفت نہیں وہاں ترقی نہیں۔

بہرحال امریکہ میں ایک شخص الیگزنڈر ڈوئی بہت بڑا آدمی تھا۔ اس کے بے شمار پیروکار تھے۔ اس نے ایک شہر صیحون نامی بسایا۔ بڑی جائیداد بنائی۔ مریدوں سے اس کو لاکھوں روپے سالانہ کی آمدن تھی۔ ۱۹۰۰ء میں وہ خداوند یسوع مسیح کا بھیجا ہوا پیغمبر ہونے کا دعویدار ہوا۔ وہ اسلام کا سخت دشمن تھا وہ کہتا تھا کہ میں اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے پر مامور ہوا ہوں۔ سب مسلمان اب عیسائی ہوں گے ورنہ میرے ہاتھ سے مریں گے۔ ۱۹۰۲ء میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکے نام پہلے کافی خطوط لکھے اور اُسے اسلام کی حقانیت کی طرف متوجہ کیا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ نے مقابلہ پر آنے کا چیلنج دیا مگر اس نے اپنے اخبار میں بدزبانی کرنے کے سوا کچھ جواب نہ دیا۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مباہلہ کے چیلنج کو اشارۃً قبول کیا اور لکھا کہ میں ان کیڑوں مکوڑوں پر اپنا پاؤں رکھوں تو ایک دم میں یہ کچلے جائیں گے۔

اس طرح ڈوئی کے خدائی قہر کی زد میں آنے کی صورت پیدا ہو گئی۔ اوّل اوّل تو اسکی پیدائش ناجائز نکلی۔ وہ سخت بدنام اور بے عزت ہوا۔ پھر ۱۹ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو اس پر فالج کا حملہ ہوا۔ اس کے مرید باغی ہو گئے۔ جائیداد چھن گئی۔ آخر ۹ر مارچ ۱۹۰۷ء کی صبح کو بڑے دُکھ اور حسرت کے ساتھ اس دنیا سے کُوچ کر گیا اور خدا کے مقدس مسیح موعودؑ کے الفاظ پورے ہوئے کہ:-

"وہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے
اس دنیائے فانی کو چھوڑ دیگا"۔

عبرتناک رنگ میں پورے ہو گئے اور امریکہ کے اخبارات نے اسلام کی فتح کا اقرار کیا اور کئی سعید رُوحیں حلقہ بگوشِ اسلام ہوئیں۔

جس طرح حضرت پیر صاحب عَلَم (جھنڈے والے) کو خداوند کریم نے بذریعہ کشف بتایا تھا کہ یورپ اور امریکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رُوحانی تصرفات سے اشاعتِ اسلام ہو رہی ہے اسی کے مطابق واقعی یورپ اور امریکہ میں سرایت کرتا گیا۔

چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو جب ۱۹۲۰ء میں مبلغ اسلام کے طور پر خلیفۃ المسیح ثانیؓ نے یورپ اور امریکہ کے لئے روانہ فرمایا تو آپ کو بے شمار واقعات اس طرح کے پیش آئے کہ جن سے ثابت ہوا کہ واقعی روحانی تصرف سے اسلام کی اشاعت کا کام ہو رہا ہے۔

حضرت مفتی صاحبؓ کا بیان فرمودہ ایک واقعہ بڑا ایمان افروز ہے۔ فرمایا کہ میں امریکہ میں ایک پہاڑی علاقہ میں گیا۔ پہاڑی کے دامن میں ایک مکان کے سامنے سے گزرا تو ایک آدمی دوڑ کر میرے پاس آیا کہ مکان میں ایک معمر بزرگ خاتون مجھے بلاتی ہے۔ میں گیا تو اس عورت نے سوال کیا۔ کیا تم مسیح ہو؟ میں نے کہا کہ مسیح تو نہیں لیکن محمدی مسیح کا

(باقی صـ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم و مغفور کی یادیں

(۱)

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم نے ایسا نمونہ یادگار چھوڑا ہے جو آئندہ نسلوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ آپ کی ایک خاص خوبی یہ تھی کہ دن رات کام کرتے تھے۔ کبھی یہ اظہار نہ کرتے کہ یہ میرے آرام کا وقت ہے۔ آخری بیماری میں بھی آپ زیادہ وقت کام کرتے رہے۔ چہرہ پر تکان کے آثار نہیں ہوتے تھے۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ اپنے قول و فعل سے شرفِ انسانیت کا بہت لحاظ رکھتے۔ ہر کس و ناکس کو بڑے پیار اور محبت سے ملتے۔ چھوٹوں اور بڑوں سب کی حسبِ مراتب تعظیم فرماتے۔ کسی کی دل شکنی نہیں کرتے تھے۔ ہر ایک کی خیر خواہی اور رہنمائی فرماتے۔

نماز باجماعت کا آپ بہت ہی اہتمام فرماتے۔ از حد مصروفیت کے باوجود نماز باجماعت کا التزام فرماتے۔ مسجد میں جانا گویا آپ کی روح کی غذا تھی۔ جنازوں میں آپ بڑے اہتمام سے شامل ہوتے اور تدفین میں بھی شرکت فرماتے۔ اسلامی شعار کو اپنانے کے لحاظ سے آپ عمدہ مثال تھے۔

آپ بڑے بے نفس انسان تھے۔ مستغنی المزاج تھے۔ عجز و انکساری کا مجسّم پیکر تھے۔ لباس بہت صاف ستھرا مگر سادہ ہوتا تھا۔ آپ دولت مند نہ تھے مگر طبیعت میں بہت بے نیازی اور سیری تھی۔

نظامِ خلافت کی سختی سے پابندی کرنے والے تھے اور خلافت کے لئے انتہائی احترام رکھتے تھے۔ نظامِ خلافت کی اطاعت میں ہی آپ انتہائی کامیابی سمجھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جنّت الفردوس میں جگہ دے اور ہمیں توفیق دے کہ آپ کے نقشِ قدم پر چل کر سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے ہوں۔ آمین

(محمد امداد الرحمٰن صدیقی (شاہد) ربوہ)

(۲)

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جماعت کے اُن بزرگوں میں سے تھے جو بلاشبہ صداقتِ احمدیت کی چلتی پھرتی تصویریں ہیں۔ آپ ایک قادر الکلام اور فصیح البیان مقرر و خطیب، عالم باعمل، تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے بزرگ اور نامور مبلغ و مجاہد تھے۔ زندگی کا ہر لمحہ اسلام اور احمدیت کے لئے وقف رہا۔ وہ خلافتِ احمدیہ کے فدائی اور جاں نثار تھے اور خلیفۂ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری ان کی زندگی کا طرّۂ امتیاز تھا۔

حضرت مولوی صاحب اس لحاظ سے قابلِ رشک ہیں کہ ان کے سب بچے اپنے قابلِ فخر باپ کی طرح سلسلہ کے خادم اور جاں نثار ہیں۔ انہوں نے اپنے سب بیٹوں کو اعلیٰ تعلیم دلائی اور سلسلہ کے لئے وقف کر دیا اور اولاد جیسی عزیز ترین متاع بھی دین کے لئے وقف کر کے عملاً یہ ثابت کر دیا کہ وہ اسلام اور احمدیت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے بلند اور اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔

اس جگہ ایک واقعہ یاد آیا۔ حضرت مولانا کے فرزند عزیزم برادرم عطاء المجیب راشد ایم۔ اے حال مبلغ جاپان نے جو تعلیم الاسلام کالج میں طالب علمی کے دور میں ہمارے ساتھ تھے ایک امتحان میں حسبِ معمول یونیورسٹی میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے پر گولڈ میڈل حاصل کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو اُس وقت کالج کے پرنسپل تھے ان کے میڈل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مذاقاً فرمایا کہ دیکھنا یہ کہیں اباجی کو نہ دے دینا وہ اسے "الفرقان" میں لگا دینگے۔ احباب جانتے ہیں کہ ماہنامہ الفرقان حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب رض کی ادارت میں شائع ہونے والا جماعت کا ایک ممتاز اور مشہور علمی و دینی رسالہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس جملہ سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مولانا کو اس خالصتاً دینی اور جماعتی رسالہ سے کس قدر پیار تھا کہ وہ اپنا سب کچھ اس کے لئے قربان کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔

حضرت مولوی صاحب تعلیم الاسلام کالج میں ہمارے استاد بھی تھے اور ہمیں دینیات پڑھاتے تھے۔ اپنے شاگردوں کے ساتھ ان کا سلوک نہایت مشفقانہ اور پدرانہ ہوتا تھا۔ کبھی کسی سے سختی نہ کرتے اور کسی طالب علم سے کوئی غلطی ہو جاتی تو اس سے چشم پوشی کرتے اور زبانی وعظ و نصیحت پر ہی اکتفا کرتے۔

اُن کی کس کس خوبی اور کمال کا ذکر کیا جائے۔ وہ بلاشبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے تھے کہ "میری جماعت کے لوگ علم و معرفت میں اس قدر ترقی کریں گے کہ سب کا منہ بند کر دیں گے"۔ سلسلہ کے خلاف جب کبھی اور جہاں کہیں سے کوئی آواز اُٹھی، حضرت مولانا دشمنوں کا منہ بند کرا دینے والوں میں ہمیشہ پیش پیش ہوتے۔

مَوتُ العالِمِ مَوتُ العالَم

ایک عالم کی موت جہان کی موت ہوتی ہے۔ حضرت مولوی صاحب کی وفات سے واقعی ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم و کرم سے ہی پُر ہو گا۔

ہماری یہ عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم رض کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کے جملہ لواحقین اور پوری جماعت کو یہ صدمۂ عظیم صبر اور ہمّت کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔

(محمد منظور صادق صاحب ایم اے راولپنڈی)

(۳)

حضرت مولوی صاحب میں ایک نمایاں وصف یہ تھا کہ علم میں مبتدی لوگوں کی بہت حوصلہ افزائی فرماتے تاکہ وہ علمی طور پر ترقی کر سکیں۔ خاکسار کو تحریک فرماتے کہ رسالہ "الفرقان" کے لئے اشعار لکھ کر بھجوایا کرو۔ میں عرض کرتا کہ جذبہ تو ہے لیکن شاعر نہیں ہوں، نہ ہی زیادہ علم ہے لیکن فرماتے لکھا کرو، مشق کرنے سے اچھے شاعر بن جاؤ گے۔ چنانچہ میں ٹوٹے پھوٹے اشعار لکھ کر حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں بھجوا دیتا آپ ان اشعار کی اصلاح کروانے کے بعد اپنے رسالہ میں چھپوا دیتے اور میرا حوصلہ بڑھانے کے لئے ان کی تعریف کرتے۔

غرباء کے ساتھ بہت ہمدردی اور الفت کا سلوک فرماتے۔ وفات کے دن ایک دوست نے بتایا کہ میرا بیٹا تعلیم یافتہ تھا اور وہ تانگہ چلاتا تھا۔ اکثر اسے فرماتے کہ تم تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی تانگہ چلاتے ہو یہ کام تو اَن پڑھ بھی کر لیتے ہیں تم اچھی سی ملازمت کرو۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنے ہاتھ سے اس کی طرف سے درخواست لکھ کر سفارش کے ساتھ بھجوا دی۔

آپ میں یہ بھی خوبی تھی کہ ہمیشہ مسکراتے چہرہ کے ساتھ ہر چھوٹے بڑے امیر و غریب کو سلام میں پہل کرنے میں سبقت لے جاتے۔ ہر ایک سے محبت و پیار اور شفقت سے پیش آتے۔ دوسروں کی خدمت کر کے خوش ہوتے۔ یہی وجہ تھی کہ جو بھی حضرت مولوی صاحب کو ایک بار ملتا وہ آپ کے حسنِ اخلاق کا گرویدہ ہو جاتا۔

آپ کے جنازہ کو مسجد مبارک کی طرف لے جایا گیا تو سارا راستہ ہی لوگ پروانوں کی طرح بار بار جنازہ کو کندھا دینے کی کوشش کرتے۔ نماز جنازہ میں اس کثرت سے احباب شامل ہوئے کہ جگہ ناکافی ہو گئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص کو حضرت مولوی صاحب کے ساتھ خصوصی لگاؤ ہے۔

آپ بچوں سے جو شفقت فرماتے تھے اس کی وجہ سے اطفال بھی بڑی کثرت سے آپ کے جنازہ میں شامل ہوئے اور تدفین تک ساتھ رہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مولوی صاحب کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

(خواجہ عبدالمومن گوبا زار ربوہ)

مقاصدِ قرآن

قرآن کریم کے مقاصد کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دوسرا مقصد قرآن شریف کا ان لوگوں کا خُلق و طریق بیان کرنا ہے جن پر خدا کا غضب ہوا یا جو راستہ بھول کر انواع و اقسام کی بدعتوں میں پڑ گئے تا حق کے طالب ان کی راہوں سے ڈریں"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۹۲ حاشیہ ۱۱)

مغضوب علیہ گروہ اور بدعتیوں کے طور طریقے معلوم کرنے کے لئے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا اور پڑھنا از بس ضروری ہے۔ اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اس پہلو سے بھی قرآن کریم کا مطالعہ فرمائیں تاکہ دلوں میں خشیت اللہ پیدا ہو اور غلط راہوں کو اختیار کرنے سے انسان محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا انجام بخیر کرے آمین۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلوعِ آفتاب از مغرب (بقیہ ص ۳)

نمائندہ ہوں۔ اس عورت نے بتایا کہ کچھ عرصہ ہوا میں نے خواب میں حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں دنیا کی نجات کے لئے آگیا ہوں جو میری پیروی کریگا جنت کا وارث ہوگا۔ آپ ہو بہو مسیح کی شکل و صورت پر ہیں لہٰذا آپ مجھے اپنی مریدی میں قبول کریں تا میری نجات کا سامان ہو جائے۔ مفتی صاحبؓ نے فرمایا کہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند مسیح موعود علیہ السلام کا غلام اور نمائندہ ہوں۔ اس عورت نے کہا کہ جو آپ کا دین ہے وہی میرا دین۔ مجھے کسی قسم کا شک نہیں۔ چنانچہ حضرت مفتی صاحبؓ نے اسے کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا کر مسلمان کیا۔ اسی طرح کئی سعید روحوں نے ہدایت پائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

حضرت مفتی صاحبؓ کو تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں امریکہ میں پہلے بہت مشکلات پیش آئیں۔ تاہم آہستہ آہستہ تبلیغ کا کام چل نکلا۔ آپ نے واشنگٹن میں مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کروائے۔ اخبار "مسن رائز" جاری کیا دن بدن اسلام پھیلنے لگا کئی مبلغ اس کے بعد وہاں بھیجے گئے اور دن بدن اسلام کی ترقی ہوتی گئی ہے نمایاں ترقی۔ حتیٰ کہ ۱۹۵۱ء میں امریکہ کے اخبار "پیزرا ما" نے شائع کیا کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغ سے دس ہزار امریکی لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں۔

آج کل بفضلِ خداوند کریم جماعت احمدیہ کے چار مبلغ بیک وقت ملک امریکہ میں تبلیغ اسلام کے لئے سرگرم عمل ہیں ملک میں متعدد مقامات پر جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ربوہ میں امریکہ سے کئی امریکن احمدی دوست اور بہنیں آ کر شمولیت حاصل کرتے ہیں۔ مالی قربانیاں بھی بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ پچھلے سال امریکہ کے دورہ پر گئے جو بڑی برکت کا موجب ہوا۔ امید ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ پیشگوئی کا ظہور بہت جلد ہوگا کہ آخری زمانہ میں (عہد مسیح موعود میں) اسلام کا سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ یعنی جیسا کہ حضرت پیر صاحب جھنڈے والے نے بھی فرمایا تھا کہ گورے رنگ کی نسلیں اسلام میں داخل ہوں گی۔

انشاء اللہ وہ دن قریب آ رہے ہیں جب دنیا یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھے گی۔

"یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا"

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر لائے۔ آمین!

اعلان دارالقضاء

مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ نزد مسجد گل شادیہ فاروق کالونی والٹن لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم قریشی محمود احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲/۸ رقبہ دو کنال واقع محلہ دارالصدر ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ مرحوم کے میرے علاوہ درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے:۔

(۱) زاہد محمود صاحب پسر مرحوم (۲) انیسہ راشدہ صاحبہ (۳) قدسیہ پروین صاحبہ (۴) بشریٰ محمود صاحبہ (۵) مبشرہ مبارکہ صاحبہ (۶) طاہرہ نعیمہ صاحبہ دختران مرحوم لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ۲/۸ واقع محلہ دارالصدر ربوہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں!

جن مجالس کے پاس ابھی تک مرکزی امتحان کے پرچہ جات نہیں پہنچے وہ مرکز میں اطلاع دیں تا پرچہ جات ارسال کئے جا سکیں۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

میٹرک کے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو اس سال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اور وہ اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت مندرجہ ذیل کوائف سے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا ان کے وقف کے متعلق ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے

(۲) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے اس لئے میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان سے بھی اطلاع دیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے!

نام - ولدیت معہ مکمل پتہ - عمر -

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو ۱۳ مئی بروز منگل شام پونے چھ بجے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قریشی محمد شفیع صاحب (الکیمسٹ) ربوہ کا پوتا اور مکرم میجر عارف زماں صاحب سابق ناظر امور عامہ مقیم امریکہ کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام محمد کلیم تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ بچہ نیک صالح اور خادم دین اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر پانے والا اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین!

(حافظ محمد صدیق راشد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم اوکاڑہ)

دعائے مغفرت

میری بیٹی عزیزہ لبنیٰ دو دن بیمار رہنے کے بعد اپنے نانا اور نانی کے پاس ڈیرہ غازی خان میں فوت ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

میں اس وقت کراچی میں تھا۔ اس وقت میں سخت پریشان ہوں اور میں اور میری اہلیہ دعاؤں کے سخت محتاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(ڈاکٹر کیپٹن ایس ایم امین سینئر رجسٹرار جناح ہسپتال کراچی)

درخواست ہائے دعا

(۱) محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ تحریر فرماتی ہیں کہ ان کی طبیعت اعصابی کمزوری کے باعث ناساز ہے۔ ٹانگوں میں شدید درد رہتا ہے۔ ضعفِ قلب کی بھی شکایت ہے۔ سر میں چکروں کی تکلیف ہے۔

(۲) مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب عزیز تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے بڑے لڑکے خالد کو ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ عزیز نے امسال میٹرک کا امتحان بھی دینا ہے نیز ان کی والدہ صاحبہ محترمہ بعارضہ فالج بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ اپنے ہاتھ سے کھا پی بھی نہیں سکتیں۔

(۳) مکرم نذیر احمد صاحب نعیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور کی بائیں ٹانگ کی ہڈی ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔

(۴) مکرم محمد صدیق خان صاحب چاہ میراں لاہور عرصہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں نیز ان کے دو بھتیجے بھی بعارضہ کھانسی و بخار بیمار ہیں۔

احباب تمام مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ شفا کے لئے دعا فرمائیں۔

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے!
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ۔ فون: ۶۰۶ / ۶۰۷

ناظمین اطفال الاحمدیہ کو ماہانہ رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ 15 تاریخ سے پہلے مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے (مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ پر مستورات کے لئے جو قیام گاہ زیرِ تعمیر ہے اس کے لئے بہنوں کی طرف سے کُل رقم ۶۶,۲۲۳ روپے ۶۷ پیسے جمع ہوئی ہے۔ یہ آمد ۳۱؍مئی تک کی ہے۔ گذشتہ اعلان ۲۴؍مئی تک کی آمد کا شائع کیا گیا تھا۔ گذشتہ ہفتہ میں اِس مد میں کُل ۲۳۵۱ روپے ۷۵ پیسے جمع ہوئے جو بہت کم ہیں۔ اب تک سوا دو لاکھ سے زائد خرچ ہوچکا ہے اور مزید اخراجات متوقع ہیں تمام لجنات کو پوری جدوجہد کے ساتھ اِس چندہ کو پورا کرنا چاہیئے تاکہ یہ مکمل ہو اور ہم دوسرے کاموں کی طرف توجہ دے سکیں۔ چندہ کی تفصیل کی فہرستیں بھی آہستہ آہستہ شائع کر دی جائیں گی۔ انفرادی طور پر بھی جس بہن نے ابھی تک اِس میں حصّہ نہیں لیا وہ اپنا چندہ بھجوا دیں اور لجنات بھی جہاں ابھی تک پوری توجہ نہیں دی گئی دیں۔ جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں وہاں کے مربیان اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اِس تحریک کو مستورات تک پہنچائیں۔ جزاھم اللہ

جاپان میں پاکستان کے ایک احمدی پروفیسر کا نمایاں اِعزاز

جاپان میں اِس وقت انگریزی کے چار روزنامے شائع ہوتے ہیں۔ معیار اور حلقہ قارئین کی وسعت کے لحاظ سے جاپان ٹائمز (THE JAPAN TIMES) کو ملک کا بہترین انگریزی اخبار خیال کیا جاتا ہے۔ ۱۲؍مارچ ۱۹۷۷ء کو اِس اخبار کی اشاعت پر اسّی سال پورے ہونے پر اخبار مذکور نے قارئین کو مضمون نویسی کے ایک مقابلہ میں شرکت کی دعوت دی جس کا عنوان تھا JAPAN TIMES AND I یعنی "جاپان ٹائمز اور میں"

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے ایک احمدی نوجوان پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواَزی اِس مقابلہ میں اوّل قرار پائے۔ مقابلہ میں کُل ۷۴ افراد نے حصّہ لیا۔ فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے منصفین نے عمومی طور پر مضامین کے معیار کی عمدگی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ ہمیں انتخاب اور فیصلہ کرنے میں خاصی مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ جو مضمون بالاتفاق رائے اوّل قرار دیا گیا ہے وہ ایک پاکستانی کا ہے جس کے لئے انگریزی ایک غیر ملکی زبان ہے۔

فیصلہ کا اعلان ۲۱؍مارچ کو اخبار کی ایک خصوصی اشاعت میں کیا گیا اور ساتھ ہی اعزاز حاصل کرنے والے چند مضامین شائع کئے گئے۔ مقابلہ کا اوّل انعام انسائیکلوپیڈیا آف برٹینیکا کا مکمل سیٹ تھا جو ۳۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ انعام ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواَزی کو جاپان ٹائمز کے پریذیڈنٹ (MR. YOSIHO HIGASHIUCHI) مسٹر ہگاشی اوچی یوشیو نے ۲۵؍مارچ کو اپنے دفتر میں پیش کیا۔ اِس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ پریذیڈنٹ موصوف کی خدمت میں پیش کیا۔ اِس تقریب کی تصویر اگلے روز جاپان ٹائمز میں نمایاں طور پر شائع کی گئی۔ اخبار مذکور کے لئے آپ کے تفصیلی انٹرویو کا بھی اہتمام کیا جا رہا ہے جو امید ہے کہ عنقریب شائع ہو جائے گا۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جاپان میں کسی پاکستانی کے لئے اِس قسم کا نمایاں اعزاز حاصل کرنے کا یہ پہلا موقع ہے اور یقیناً یہ امر وطنِ عزیز کی نیک نامی کا باعث ہے۔ ۲۵؍مارچ کو پاکستان کے سفارت خانہ میں پاکستان کے سفیر ہز ایکسی لینسی جمشید مارکر صاحب نے اِس نمایاں اعزاز پر ڈاکٹر صاحب کو خاص طور پر مبارکباد دی اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اِس اعزاز کی مناسبت سے جاپان ریڈیو NHK نے بھی ڈاکٹر صاحب کا ایک خصوصی اور تفصیلی انٹرویو لیا جو ریڈیو کی سمندر پار نشریات کے پروگرام میں نشر کیا گیا۔

ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواَزی اِس وقت اوساکا یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز میں اردو کے پروفیسر ہیں — احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے یہ اعزاز اُن کے لئے اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے نیز اِس اعزاز کو وطنِ عزیز کی نیک نامی اور شہرت کا موجب کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار عطاء المجیب راشد مبلغِ اسلام مقیم جاپان)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۷ء

۲۷؍جون تا ۱۱؍جولائی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال فضلِ عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۲۷؍جون سے ۱۱؍جولائی ۱۹۷۷ء تک مرکزِ سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔ لہذا جملہ امراء کرام و مربیانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے طلباء وطالبات کو شمولیت کے لئے تاکیدی طور پر تحریک فرما دیں اِس کلاس میں شمولیت کرنے والے طلباء کی فہرست نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) اور طالبات کی فہرست کی اطلاع حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خدمت میں ۲۱؍جون ۱۹۷۷ء تک بھجوا دی جائے۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

ولادت

۱۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے میرے بیٹے عزیزم شمیم احمد سلمہ ربہٗ کو مورخہ ۳؍جون بروز جمعۃ المبارک راولپنڈی میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے' الحمدللہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مظفر احمد نام تجویز فرمایا۔

تمام بزرگانِ سلسلہ و بھائی بہنوں کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، باعمر، اقبال مند اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(صفیہ بیگم اہلیہ شیخ مبارک احمد صاحب)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے مکرم عبدالمنان صاحب ناصر ابن مکرم میاں عبدالسلام صاحب زرگر گولبازار ربوہ کو مورخہ ۳۱/۵ کو تین لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام "عطاء الجبار" تجویز فرمایا ہے۔ قارئینِ کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت وسلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔

مکرم میاں عبدالسلام صاحب زرگر نے اِس خوشی میں مساجدِ بیرون کے لئے -/۲۰ روپے عطیہ دیا ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

دُعائے مغفرت

میرے تایا زاد بھائی مکرم چوہدری حیات محمد صاحب ولد چوہدری عبداللہ صاحب مرحوم (آف نجوان) ریٹائرڈ فورمین ریلوے مغلپورہ لاہور حال نعیم آباد کراچی مورخہ ۲۶؍مئی کو بعمر ۷۳ سال وفات پا گئے، انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے بیٹے آپ کا جنازہ ربوہ لائے۔

مرحوم مالی قربانیوں میں بڑی فراخدلی کے ساتھ حصّہ لیتے تھے اور آپ کا نمونہ ہمارے سارے خاندان میں مثال کے طور پر پیش کیا جاتا تھا۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(منیر احمد عارف واقفِ زندگی استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواستِ دُعا

مکرم شیخ رشید احمد صاحب سابق کارکن ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ چند دن سے سخت بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ظفر پرویز۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اپنی جملہ طبّی ضروریات کے لئے ناصِر دواخانہ گولبازار ربوہ کو یاد رکھیں